ISSN No. 2394-9996

New Vision

Multi Language Research Journal

January 2015

Anjuman Ishat -e- Taleem Beed's
Milliya Arts, Science & Management Science College,
Beed- 431122 (Maharashtra)
E-mail.ID : newvisionjournal@gmail.com
Website : www.milliyasrcollege.org

Sr. No.	Paper Name	Name	Page No.
(27)	Hassanul Hind Maulana Azad Ali Bilgrami Hyat-o-Khidmat	Dr. Abdus Shakoor Quasmi	125
(28)	"Tanqueed Behtar Se Behtar Adab Takhlique Karti hein"	Principal Dr. Syed Aqueela Gous	129
(29)	Insaniyat Ka Paikar – Zakir Husain	Dr. Ashraf Javed	135
(30)	"Tanqueed Aur Uska Fann"	Dr. Syeda Shahenaaz Parveen	142
(31)	"Naqqad Ke Fraiz"	Prof. Momin Jaleel Masood	147
(32)	"Adabi Tanqueed Ki Tadrees"	Prof. Syed Fareed Ahmad Nahri	152
(33)	"Dr. Zakir Hussain Aazad Hindustan ki Hamageer Shaksiyat"	Dr. Maqbool salim	155
(32)	"Dr. Allama Iqbal Aur Wajood-e-Zan"	Dr. Syed Asfiya Zakriya Madani	163
(33)	"Hazrat Maulana Muhammed Manzaur Nomani"	Dr. Abdul Samad Nadvi	167
(34)	"Faiz Ek Pyami Shair"	Prof. Shaikh Abdul Rauf	171
(35)	"Nazir Ahmed Ki Novel Nigari"	Prof. Aaliya Kauser	177
(36)	"Hindustan Mein Masnavi Ka Agaz"	Prof. Qureshi Ateeq Ahmed	182
(37)	"Seemab Akbarabadi bahaisiyat-e-Shaer"	Prof. Aafiya Uzma	186
(38)	"Afsana Kali Raat" Ka Tajziyati Mutalea	Dr. Qamrunnisa	191
(39)	"Tanqueed Yani Fann pare Ka Hamageer Jaiza"	Prof. Ansari Masood Akhtar Nadvi	197
(40)	Afsana "Zarkhareed" Ka Tahezibi wo Ma'ashrati Tajziyati Mutaalea	Prof. Mujahid Ansari	201

New Vision

ISSN No. 2394-9996

حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ

Hazrat Maulana Muhammad Manzoor Noamani

Dr. Abdul Samad Nadvi

Dept of Arabic

Asst, Prof Milliya College Beed

۱۸شوال ۱۳۲۳ھ کو اپنے آبائی وطن سنبھل ضلع مرادابادی میں ایک ایسے خوشحال گھرانے میں پیدا ہوئے جس میں دینداری بھی تھی۔ متوسطات اور فنون کی اکثر کتابیں اپنے وطن کے مشہور صاحب درس عالم مولانا کریم بخش سنبھل سے مدرسہ عہدالارب دہلی۔ اور دارالعلوم مئو ضلع اعظم گڈھ میں پڑھیں۔ دارالعلوم مئو میں بعض کتابیں حضرت مولانا حبیب لرحمان محدث اعظمیؒ سے اور حضرت مولانا عبدالطیف نعمانی سے بھی پڑھیں۔ پھر تکمیل کے لئے ۱۳۴۳ھ میں دارالعلوم دیوبند میں حاضر ہوئے اور دو سال یہاں رہے کر فقہ، حدیث، تفسیر وغیرہ علوم دین کی تحصیل و تکمیل کی۔ آپ کے دارالعلوم کے اساتذہ میں حضرت مولانا محمد ابراھیم بلیاویؒ، مولانا سراج احمد رشیدی، شیخ الادب مولانا اعزاز علی امروہوی، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی، حضرت محدث عصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت شاہ صاحب سے آپ کو بے پناہ عقیدت تھی۔ اس لئے حاضر خدمت ہو کر بیعت کی درخواست کی حضرت شاہ صاحب نے قبول فرمالیا۔

فراغت کے بعد اپنے وطن کے مدرسہ محمدیہ سنبھل سے درس و تدریس کا آغاز کیا۔ اس کے بعد یہاں سے مدرسہ چلہا امروہہ چلے گئے جہاں تین سال تک مشغلہ جاری رکھا۔ لیکن ملک کے

حالات اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے حق میں اس قدر تشویشناک تھے کہ ان حالات میں مولانا مرحوم جیسے حسّاس اور دعوت وتبلیغ کا ذوق رکھنے والے کے لئے مدرسہ کے چہار دیواری میں محصور ہو کر صرف درس وتدریس پر قناعت کر لینا مشکل تھا۔اس لئے وہ تعلیمی وتدریسی مشغلہ تا دیر قائم نہ رکھ سکے۔ ۱۵۶ الفرقان''

الفرقان کے اجراء اور پھر اس کے بقاء کے لئے آپ نے کس قدر مشکلات برداشت کیں اور انتھک محنتیں کیں۔

وہ بجائے خود انکی زندگی کا ایک محیر العقول باب ہے جس سے ان کی اولوالعزمی، رائے کی پختگی ،اور جہد وعزیمت کا پتہ چلتا ہے۔الفرقان نے ردِّ بریلویت کے سلسلہ میں جو کارہائے نمایا انجام دئے ہیں۔وہ برِ صغیر کی جرائد ورسائل کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہیں۔اور آج بھی اس موضوع پر علمی کام کرنے والوں کے لئے اس زمانہ کے الفرقان کے شمارہ اہم ترین مآخذ ومصادر کی حیثیت رکھتے ہیں۔جس سے صرفِ نظر کر کے اس موضوع کو مکمل نہیں کیا جا سکتا۔الفرقان دو خصوصی نمبر''مجدد الف ثانیؒ نمبر'' اور شاہ ولی اللہ'' نمبر'' اپنی افادیت وجامعیت کے لحاظ سے علمی وتحقیقی دنیا میں ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں۔اور ان کی ترتیب واشاعت آپ کا ایک قابلِ فخر علمی کارنامہ ہے۔

دینِ حق کی دعوت واشاعت کا جذبہ:

آپ کے اندر دینِ حق کی دعوت واشاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔اسی جذبہ کی بناء پر مدرسہ کی یک گونہ یکسوزندگی کو خیرا باد کہہ کر تقریر وتحریر اور بحث ومناظرہ کی ہنگامہ خیز وادی میں قدم رکھا۔اور اسی جذبہ خیر سے مغلوب ہو کر ایک زمانہ میں مولانا مودودی صاحب سے متاثر ہو گئے اور یہ اور یہ تاثر اتنا بڑھا کہ نہ صرف ان کے ہمسفر بن گئے بلکہ جماعتِ اسلامی کی تشکیل وتنظیم میں بنیادی کردار ادا کیا۔لیکن آپ کا علم صحیح وفہم سلیم فکر ونظر کی اس لغزش کر زیادہ دنوں تک برداشت نہ کر سکا۔اور وہ جلد ہی اس راستے سے الٹے پاؤں واپس ہو گئے جس کی مکمل روداد''مولانا مودودی کی رفاقت کی سرگزشت'' کے نام سے مرتب کر کے شائع بھی کر دی۔اسی جذبہ دعوت وتبلیغ کے تحت

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ سے وابستہ ہو گئے اور ان کی قائم کردہ ''جماعتِ تبلیغ'' کے ایک سرگرم رکن کی حیثیت سے ملک کی طول وعرض میں گھوم پھر کر دینِ حق کی دعوت واشاعت میں نمایا حصہ لیا۔ اور اسی کے ساتھ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تجدیدِ بیعت کر کے سلوک و احسان کی منزلیں طے کیئں۔ اور حضرت رائے پوریؒ کے جانب سے اجازت وخلافت سے بھی سر فراز ہوئے۔ آپ نے دین کے اس شعبہ کی راہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ اور ملک کے مختلف گوشوں میں بہت سے لوگ آپ سے اصلاحی تعلق رکھتے ہیں۔

تصنیف وتالیف:۔

) آپ کی علمی استعداد نہایت پختہ اور ٹھوس تھی مطالعہ بہت وسیع وعمیق تھا۔ علم متحضر تھا علمی مسائل پر تفصیل ومحققانہ گفتگو فرماتے کہ گویا ابھی انھوں نے اس موضوع پر تیاری کی ہے۔ آپ کی دینی موضوعات پر کتابوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کا علم کس قدر بختہ اور ہمانگیر تھا۔ اپنی مشہور سات جلدوں میں پھیلی ضخیم تالیف ''معارف الحدیث'' میں احادیث کے انتخاب اور پھر ان کی توضیع وتشریح میں جس ژرف نگاری اور لطافت فہم کا ثبوت دیا ہے وہ آپ کے رسوخ فی العلم اور مہارت فن کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

، آپ نے مختلف علمی و دینی موضوعات پر چھوٹی بڑی تقریباً ۳۶ کتابیں وہ لکھیں جو الفرقان سے برابر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جس میں معارف الحدیث، اسلام کیا ہے؟ دین وشریعت، ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعت، شاہکاری کی حیثیت رکھتی ہے۔

ساری کتابوں کی زبان شگفتہ، سلیس اور عام فہم ہے۔ اس لئے عام وخاص ہر حلقے میں مقبول ہے۔ آپ کی تحریروں کی ایک نمایا خصوصیت اثر انگیزی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جو کچھ کہتے یا لکھتے اس کا تعلق محض الفاظ وبیان سے نہیں۔ بلکہ دل کی گہرائیوں سے تھا۔ اور تاثیر کی یہ قوت زبان وبیان پر قدرت کی رہینِ منت نہیں، بلکہ یہ ان کے اخلاص اور سوزِ دروں کی کرشمہ سازی ہے۔ اور ''الفیۃ الحدیث'' نام سے عربی میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ایک ہزار احادیث کا ایک نہایت جامع

اور خوبصورت انتخاب کیا تھا۔ جو دار العلوم دیوبند کے نصاب میں داخل ہیں۔

دار العلوم دیوبند سے تعلیمی تعلق کے علاوہ دوسرا ضابطہ کا تعلق فراغت کے اٹھارہ سال بعد ۱۳۶۳ھ میں مجلس شوریٰ کے رکن کی شکل میں قائم ہوا۔ جو زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہا۔ اس کے علاوہ ندوۃ العلماء لکھنو، اور بہت سے مدارس دینیہ کے رکن، سرپرست اور نگراں رہے۔ رابطہ علمِ اسلامی مکہ مکرمہ کے بھی رکن رکین تھے۔ نیز مسلم مجلسِ مشاورت سے بھی آپ کا بنیادی تعلق تھا۔

لگ بھگ بیس سالہ طویل ترین دورِ معذوری اور سخت علالت کے بعد ۵ مئی ۱۹۹۷ء بروز اتوار شب ساڑھے آٹھ بجے وصال فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۹۲ سال تھی۔ حافظ اقبال صاحب (مدرسہ فرقانیہ گونڈہ) نے غسل دیا اور قاری صدیق صاحب باندھوی ؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عیش باغ قبرستان لکھنوں میں مدفون ہوئے۔ آخرت کی جواب دہی کی فکر، اور حق ظاہر ہونے کے بعد اپنی غلطی کا اعتراف اور رجوع، نیز حق کے لئے استقامت، اور کسی لومۃ لائم کی پروہ نہ کرنا، آپ کی بڑی خصوصیات تھی۔ آخر العمر میں احقر کو تقریباً دس سال شرف صحبت و بیعت حاصل ہے۔ ۱۵۷

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆